رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں۔ ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)۔ مجلس ادارت۔

اس بار موصول ہونے والے تحائف میں ایک کتاب جناب ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب کی ہے جو انہوں نے انگریزی میں لکھی ہے اس کا نام ہے Hadith Made Easy یعنی حدیث کو آسان بنادیا...... جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹی کے طلبہ کے لئے بطور خاص، اور انگریزی بولنے والے عام افراد کے لئے یہ کتاب مرتب کی ہے...... وہ لوگ جو انگریزی میں اسلامی کتب کے متلاشی ہوتے ہیں ان کے لئے یہ کتاب ایک نعمت سے کم نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مشہور محقق ڈاکٹر ولیم منٹگمری واٹ کے زیر نگرانی ایڈمبرا یونیورسٹی سے حدیث میں ہی پی ایچ ڈی کیا ان کے مقالہ کا عربی میں ترجمہ ہوا اور دلائل التوثیق المبکر للسنۃ والحدیث کے نام سے قاہرہ مصر سے شائع ہوا...... اس سے قبل وہ ہندوستان سے مولوی فاضل، عالم اور اجازۃ فی الحدیث کی اسناد حاصل کر چکے تھے......

انہوں نے ایک طویل عرصہ تک جامعہ کراچی میں پوسٹ گریجوایٹ لیول تک حدیث مبارکہ کی تدریسی خدمت انجام دی...... ریٹائرمنٹ کے بعد وہ برونائی دارالسلام یونیورسٹی میں شعبہ حدیث کے استاذ و نائب رئیس کلیہ (اصول الدین) کے منصب پر فائز رہے...... شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی کے وہ بانی ڈائیریکٹر ہیں۔ اپنی عمر کے آخری حصے میں ان کی توجہ اپنے بکھرے ہوئے تحریری سرمایہ کو سمیٹنے کی جانب مبذول ہوگئی ہے چنانچہ انہوں نے متعدد کتب مرتب کر ڈالی ہیں جو سب انگریزی میں ہیں...... ان میں سے ایک کتاب

یہ ہے.....۷۰۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں اصول حدیث سے متعلق بہت سی معلومات بھی جمع کردی گئی ہیں اور حدیث کی تدوین وتاریخ بھی بیان کی گئی ہے حدیث پر منکرین ومستشرقین کے اعتراضات اور ان کے جوابات بھی آگئے ہیں ......ڈاکٹر صاحب سے رابطہ کا پتہ کتاب میں اس طرح درج ہے.....ای میل razahasanat@yahoo.com فون نمبر 1847-7307944 کتاب بیت السلام اردو بازار کراچی سے حاصل کی جاسکتی ہے...... بیت السلام کا فون نمبر ہے۔ 0321-3817119

دوسرا تحفہ شریعہ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے معروف اسکالر جناب ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی صاحب کا ہے......جس کا نام ہے۔Development of Usul al Fiqh یعنی اصول فقہ کا ارتقاء.....ڈاکٹر یوسف فاروقی صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں ایک عرصہ تک اصول فقہ ودیگر فنون کی تدریس آپ کا مشغلہ رہا۔ڈاکٹر صاحب متعدد کتب کے مصنف اور بے شمار علمی وتحقیقی مقالات کے مالک ہیں..... ان کی کتابیں مختلف جامعات کے نصاب میں شامل ہیں......تدریس وتحقیق ان کا زندگی بھر کا اندوختہ ہے......زیرنظر کتاب ۱۵۶ صفحات پر مشتمل ہے اور انگریزی میں موضوع کے اعتبار سے ایک جامع اور مختصر کتاب ہے...... جو جامعاتی نصاب کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی گئی ہے اور تشنگان علم کی ضرورت کو پورا کرتی ہے......کتاب شریعہ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے طلب کی جاسکتی ہے......ڈاکٹر صاحب اپنی تمام تر علمی خدمات پر ہر خراج تحسین کے مستحق ہیں۔

تیسرا تحفہ معروف استاذ' نقاد' مصنف ومؤلف' تجزیہ نگار' کالمسٹ' دکتور' پروفیسور' فیلسوف' علامہ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب کی طرف سے موصول ہوا ہے...... یہ تحفہ داتا کی نگری سے آیا ہے اور اس کا نام بھی......داتا پیر اپنی نگری میں...... ہے۔

......ڈاکٹر صاحب جامعہ پنجاب کے مختلف علمی تحقیقی وادارتی مناصب پر فائز رہنے' فیصل آباد یونیورسٹی میں محقق سازی کی خدمات انجام دینے' متعدد سرکاری اداروں کی صدارت فرمانے' ہزاروں تلامذہ

میدان عمل میں اتارنے' سینکڑوں محققین تیار کرنے اور لاکھوں انسانوں کو اپنے اخباری مضامین و کالموں سے فیض پہنچانے کے بعد کچھ عرصہ سے فیضِ ہجویری کو عام کرنے کا سلسلہ شروع کئے ہوئے ہیں ڈاکٹر صاحب کی تازہ تالیف سلسلہء مطبوعاتِ مسندِ ہجویری کی ساتویں کتاب ہے......اللہ نے انہیں متعدد زبانوں میں لکھنے بولنے کا ملکہ عطا کیا ہے......ان کے تلامذہ عرب وعجم میں پھیلے ہوئے ہیں انہوں نے پی ایچ ڈی ایک ایسے عالم کے زیر سرپرستی کیا جنہیں عرب دنیا......رجل جنی (یعنی علمی دنیا کا جن بابا) کہتی ہے یعنی دکتور عبدالعزیز المیمنی......

کتاب کے بارے میں وہ خود لکھتے ہیں کہ:......بہت سی غلط باتیں سیدِ ہجویر سے منسوب کردی گئی ہیں کچھ بدنیتی پر مبنی کہانیاں ہیں جو بلا جھجک بیان کردی جاتی ہیں' ان کے صحیفہء تصوفِ اسلامی میں تحریف کی جسارتیں بھی ہوتی رہی ہیں' ہندو برہمن اور اس کے گماشتے ......ہندو مزاج مسلمانوں......کا حسد اور بغض بھی ایک الگ باب ہے کیونکہ ہندو مزاج مسلمان داتا پیر سے بھی اسی طرح جلتے ہیں جس طرح عظیم لیڈر محمد علی جناح اور ان کے پھلتے پھولتے اور پھیلتے پاکستان سے جلتے رہنا ان بدنصیبوں کا مقدر بن چکا ہے۔اس مختصر اور متواضع کاوش میں ان سب کا تو نہیں اکثر کا تدارک اور محاسبہ کیا گیا ہے......

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب کے تلامذہ عرب وعجم میں پھیلے ہوئے ہیں انہوں نے پی ایچ ڈی ایک ایسے عالم کے زیر سرپرستی کیا جنہیں عرب دنیا......جنی (یعنی جن بابا) کہتی ہے......ڈاکٹر صاحب کی متعدد کتب مارکیٹ میں ہیں' اہل علم ان کی تحریروں سے مستفید ہوتے ہیں وہ اخبار میں لکھیں' رسائل میں چھپیں' کتابوں میں جلوہ گر ہوں' ان کی تحریر پہچانی جاتی ہے ڈاکٹر صاحب کی تحریر کی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے علاوہ کسی اور کے نام سے بھی لکھ کر چھاپ دیں تو چھپ نہیں سکتے......

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش　　　من اندازِ قدت را می شناسم

ان کی تحریروں کو پہچاننے والے ان کے قدردانوں کی تعداد ماشاءاللہ بغیر حساب ہے......وہ ملک کی ان چند شخصیات میں سے ایک ہیں جن کی تحریروں کے لوگ منتظر رہتے ہیں......

زیر نظر کتاب ساڑھے تین سو صفحات سے متجاوز ہے......کتاب' شعبہ کرسی ہجویری' علامہ اقبال

کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور سے شائع ہوئی ہے اور وہیں سے حاصل کی جاسکتی ہے......

ایک اور تحفہ جامعہ کراچی سے بہن ڈاکٹر راشدہ قاری صاحبہ نے بدستِ خود دیا ہے اور یہ ہے ان کے والدِ گرامی کی سوانح حیات جو خواجہ رضی حیدر صاحب نے رقم کی ہے...... کتاب کا نام انہوں نے جو تجویز کیا ہے وہ بیانیہ نثر کا خوبصورت اور بلا تکلف عنوان ہے...... (حکیم قاری احمد پیلی بھیتی ...... میرے والد) حکیم قاری احمد پیلی بھیتی ثم گولڑوی معروف ہندی عالم ومحدث حضرت وصی احمد محدث سورتی کے پوتے اور مجددِ دین وملت حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے...... خواجہ صاحب اپنے والد کے دادا حضرتِ محدث پر پہلے ہی ایک وقیع وضخیم تذکرہ لکھ چکے ہیں (تذکرہ محدث سورتی)......

زیرِ نظر کتاب میں خواجہ صاحب نے اپنے والدِ گرامی پر بے تکلفانہ لکھا ہے ...... تاہم کہیں بھی تعریف میں غلو کو قریب نہیں پھٹکنے دیا جبکہ فی زمانہ لوگ پدرم سلطان بود لکھتے وقت ہر شئی بھول جاتے ہیں صرف بڑائی اور دانائی بیان کرتے ہیں...... خواجہ صاحب کی دیانت داری ہے کہ انہوں نے اپنے والدِ گرامی کی صرف اس شخصیت کو بیان کیا ہے جو فوق الارض وتحت السماء اپنا ایک وجود رکھتی تھی اور اسے اب ہونے کا رتبہ حاصل تھا...... خواجہ صاحب انہیں حسبِ رواجِ معاشرہ ابا کہتے تھے اور ابا ہی لکھا بھی ہے...... کہیں ابا جی' ابا حضور' والد گرامی' یا حضرت حکیم الامت لکھنے کا تکلف نہیں کیا...... یہی اس خانوادے کی خاص بات ہے کہ سادگی بے تکلفی اور متانت ساتھ ساتھ ہیں...... خواجہ صاحب کی اس کتاب کا انداز واسلوب ان کی دیگر ادبی کتابوں سے یکسر مختلف ہے...... کتاب حکیم قاری احمد پیلی بھیتی ثم گولڑوی کی مختصر سوانح حیات ہے ...... اس میں ایک بات ایسی بھی ہے جس پر آپ قہقہہ بلند کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے اور ایک مقام ایسا بھی ہے کہ وہاں آنسو ضبط کرنا شاید آپ کے بس میں نہ رہے مگر یہ ہم بتائیں گے نہیں کہ وہ کیا بات ہے اور کون سا مقام ہے آپ خود پڑھ لیجئے ...... کتاب صرف ۱۱۲ صفحات میں مکمل کر دی گئی ہے حالانکہ اور بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا تھا...... یہ زیادتی ہے پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے ایک مریدِ صادق کے ساتھ...... جس پر وابستگانِ دربارِ عالیہ احتجاج کا حق محفوظ رکھتے ہیں......

☆ تذکر ان ربک واسع المغفرۃ، یقبل التوبۃ، ویعفو عن عبادہ، ویبدل السیئات حسنات.☆

خواجہ رضی حیدر صاحب جنہوں نے یہ سوانح مرتب کی ہے کسی تعارف کے محتاج نہیں ادیب' شاعر' کالم نگار' صحافی' متعدد کتب کے مصنف مؤلف ومترجم۔قائداعظم اکیڈمی کے سابق ڈائریکٹر' سرسید یونیورسٹی کے کنسلٹنٹ' اور جامعہ کراچی سے بھی منسلک ہیں......ریڈیو پاکستان اور پی ٹی وی کے اسکرپٹ رائٹر اور متعدد ٹی وی چینلز کے مہمان ومیزبان کی حیثیت سے خدمات انجام دے چکے ہیں قائداعظم پر آپ نے ایک وقیع کتاب' قائداعظم کے ۷۲ سال لکھی دیگر کتب اس کے علاوہ ہیں......زیرنظر کتاب سورتی اکیڈمی کراچی نے شائع کی ہے۔کتاب حاصل کرنے کے لئے خواجہ صاحب سے براہ راست رابطہ کرنا مفید ہوگا......رابطہ نمبر 0333-3640643 ہے اور ای میل ایڈریس khawajarazihaider@gmail.com ہے......کتاب کے آخر میں انہوں نے اپنی والدہ محترمہ کے بارے میں جس قدر محبت میں ڈوب کر لکھا ہے اس سے ان کی دو باتیں کھل کر سامنے آ گئی ہیں ایک تو حیات بعد الموت کا عقیدہ......وہ لکھتے ہیں............وہ ہاتھ تہِ خاک بھی مصروفِ دعاء ہیں دنیا میں جو اُٹھتے تھے میرے حق میں دعاء کو اور دوسری بات اس حدیث پر یقینِ کامل کہ......الجنۃ تحت اقدام الامہات......اس حدیث کو خواجہ صاحب نے خوب سمجھا ہے......جناب پروفیسر ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب کہتے ہیں یہ کتاب والدین کے لئے نمونہ عمل ہے......اور خواجہ صاحب کی والدہ ماجدہ میں آج کی ماڈرن بیویوں کے لئے بھی سیکھنے اور سمجھنے کے بڑے پہلو ہیں......

ایک اور عظیم الشان تحفہ جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے شیخ الحدیث ومفتی حضرت علامہ محمد بوستان صاحب دامت برکاتہم نے ارسال فرمایا ہے اور وہ......ضیاء القرآن فی ثوبہ الجدید......تفسیر ضیاء القرآن کا نیا اضافہ شدہ ومحقق کامل سیٹ......اس کا تفصیلی تعارف انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں پیش کیا جائے گا......اللہ رب العزت حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کی روشن کردہ شمع علم وعرفاں کی ضیاء پاشیوں سے ہمیں استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے......

....

ویطلب علمه بحراغزیرا

حدثنا القاضی المختار ابونصر محمد بن محمد بن سهل قال حدثنی ابواحمد احمد ابن محمد بن سعد قال ثنا ابراهیم بن احمد القاضی قال ثنا محمد بن حماد عن الحسین ابن جمعة قال سمعت شداد بن حکیم یقول سمعت عبدالله بن المبارک یقول :

☆☆☆

☆وجدت ابا حنیفة کل یوم — یزید نبالة ویزید خیرا☆

☆وینطق بالصواب ویصطفیه — اذا ما قال اهل الجورجورا☆

☆یقایس من یقایسه بلب — فمن ذاتعلمون له نظیرا☆

☆کفاناموت حماد وکانت — مصیبته لنا امرا کبیرا☆

☆فردشماتةالاعداء عنا — وافشی بعده علما کثیرا☆

☆رایت اباحنیفة حین یؤتی — ویطلب علمه بحراغزیرا ☆

☆اذا ما المعضلات تدافعتها — رجال القوم کان بها بصیرا☆

قال الامام الشافعی رضی اللہ عنہ

النّاسُ بالنّاس مادام الحیاۃ بِهم — والسّعد لاشک تاراتٌ وھَبّاتُ

وافضل الناس مابین الوری رجلٌ — تُقضی علی یدہ للناس حاجاتُ

لاتمنعن یدالمعروف عن اَحدٍ — مادمت مقتدرافالسعد تاراتُ

واشکر فضائل صنع اللہ اذ جُعِلَت — الیک لالک عندالناس حاجاتُ

قد مات قومٌ وماماتت مکارمھم — وعاش قومٌ وھم فی الناس امواتُ

☆ الاتعلم ان فی الناس من فقد عقلہ، اوصحتہ، اوھومحبوس اومشلول اومبتلی.☆